اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر حقیقی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا صفت حکیم کے حوالے سے اسوہ حسنہ

آنحضرتؐ کا ہر قول و عمل اور نصائح قرآن کریم کی پُر حکمت تعلیم کی تفسیر ہیں

روزمرہ معمولات سے قومی معاملات تک پھیلا ہوا آنحضرتؐ کا ہر کلمہ اور نصیحت اپنے اندر حکمت رکھتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 14 دسمبر 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 دسمبر 2007ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں حضور انور نے اللہ تعالیٰ کی صفات سے سب سے زیادہ حصہ پانے والے اور اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر حقیقی یعنی حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کا صفت حکیم کے حوالے سے اسوہ حسنہ بیان فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے وہ پیارے ہیں جن کی پیدائش زمین و آسمان کی پیدائش کی وجہ بنی، جن پر اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ پس آپؐ کا مقام اور آپؐ کے مبارک کلمات کی اہمیت ایسی ہے کہ ایک مومن کی ان پر نظر رہنی چاہئے۔ ایک تو وہ تزکیہ نفس کیلئے تعلیم اور حکمت کی باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آپؐ کے ذریعے سے ہمیں بتائیں اور دوسرے آپؐ کے احکام، قول و عمل، ہر نصیحت، ہر کلمہ اور ہر لفظ جو روزمرہ کے معمولات سے لے کر قومی معاملات تک پر پھیلے ہوئے ہیں وہ اپنے اندر حکمت لئے ہوئے ہیں۔ دراصل آپؐ کا قول و عمل اور نصائح قرآن کریم کی پر حکمت تعلیم کی تفسیر ہیں جو آپؐ کے ہر قول و فعل میں جھلکتی ہیں۔ پس یہ اسوہ حسنہ جو ہمارے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہر قول و فعل کو پُر حکمت بنانے کیلئے بھیجا ہے، یہی ہے جس کے پیچھے چل کر ہم حکمت و فراست کے حامل بن سکتے ہیں۔

حضور انور نے آنحضرتؐ کی چند احادیث پیش کیں جن میں مختلف امور بیان فرماتے ہوئے آپؐ نے ہماری عملی تربیت بھی فرمائی۔ آپؐ نے فرمایا کہ حکمت اور دانائی کی بات مومن کی گمشدہ چیز ہے جہاں کہیں وہ اسے پاتا ہے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ رشک دو آدمیوں کے متعلق جائز ہے ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اسے راہ حق میں خرچ کرتا ہے اور ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی ہو اور وہ اس کے ذریعے سے فیصلے کرتا ہے اور اسے دوسروں کو سکھاتا ہے۔ ایسی مجالس جن میں حکمت کی باتیں ہوتی ہیں آنحضرتؐ نے انہیں نعم المجالس کا نام دیا ہے تو یہ ہماری مجالس کے معیار ہونے چاہئیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم بھی یہی ہے کہ لغو مجالس سے اٹھ جاؤ۔ مومن کو تو ایسی مجالس کی تلاش ہونی چاہئے جن میں حکمت کی باتیں ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر قومی معاملات پر آپؐ کے پُر حکمت فیصلے تھے۔ غزوہ احد میں سب جانتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے ایک پُر حکمت فیصلہ نہ ماننے کی وجہ سے مومنوں کو نقصان پہنچا اور خود آپؐ کی ذات کو بھی جسمانی نقصان پہنچا، زخم آئے، دانت شہید ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے چونکہ آپؐ کو تمام دنیا کی راہنمائی اور حکمت کیلئے مبعوث فرمانا تھا اس لئے آپؐ کو زمانہ نبوت سے پہلے ہی پُر حکمت تعلیم پھیلانے کیلئے حکیم خدا نے تیار کر لیا تھا اور آپؐ کے فیصلے نبوت سے پہلے بھی ایسے تھے جن کو لوگ پسند کرتے تھے۔ جیسا کہ تعمیر کعبہ کے موقع پر حجر اسود کی تنصیب کیلئے آپؐ نے ایسا پر حکمت فیصلہ فرمایا جس میں تمام قبائل خوش بھی ہو گئے اور جنگ اور قتل و غارت سے بھی بچ گئے۔

حضور انور نے فتح مکہ کے واقعہ کا تفصیل کے ساتھ ذکر فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا کہ جو آج بلالؓ کے جھنڈے تلے جمع ہو گا، اسے پناہ دی جائے گی اور جان بخشی کی جائے گی چنانچہ وہی سردار اور رؤسا جو حضرت بلالؓ پر ظلم ڈھایا کرتے تھے کہ کسی طرح دین حق کو چھوڑ دے اس دن اپنے بیوی بچوں کے ہاتھ پکڑ کر دوڑتے ہوئے حضرت بلالؓ کے جھنڈے تلے جمع ہو رہے تھے تاکہ ان کی جان بچ جائے۔ اس وقت حضرت بلالؓ کا دل اور ان کی جان کس طرح محمد رسول اللہ ﷺ پر نچھاور ہو رہی ہوگی کہ اب میرا بدلہ لیا گیا ہے ہر شخص جس کی جوتیاں میرے سینے پر پڑتی تھیں آنحضرتؐ نے اس کے سر کو میری جوتی پر جھکا دیا ہے پھر اس پُر حکمت فیصلے نے بلالؓ کے جھنڈے تلے آنے والوں کو یہ بھی بتا دیا کہ وہ جسے حقیر سمجھ کر تم نے اس پر ظلم کی انتہا کر دی تھی، آج سن لو اور دیکھ لو کہ طاقت والے تم نہیں، عزیز تم نہیں بلکہ عزیز تو بلال کا خدا ہے۔ عزیز تو محمد رسول اللہ ﷺ کا خدا ہے۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ تو اس عزیز اور حکیم خدا کی صفات اپناتے ہوئے اس طرح غلبے کے بعد بدلہ لیتے ہیں جس میں تکبر اور نخوت نہیں بلکہ حکمت سے ایسے فیصلے کرتے ہیں جس میں بدلہ بھی ہے اور تمہیں اپنی غلطیوں کا احساس دلانے کی طرف توجہ بھی ہے۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر میں شیخوپورہ کے ایک نوجوان ہمایوں وقار صاحب ابن سعید احمد ناصر صاحب کی شہادت پر ان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔